مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش :- سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ
رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ———— مہیج الاُحزان

نام مولف ———— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ———— مولانا سید ظلِ حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ———— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ———— ۱۰۰۰

کتابت ———— حضرت کیبلیانوالہ

مطبع ————

ہدیہ ————

ناشر ————

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

اس نے دو مردوں کو قتل کیا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے مومنہ بس یہی کافی ہے۔ خیمہ میں واپس آجا اور اس کے لیے آپ نے دعاء خیر کی۔

محمد ابن ابی طالب الموسوی لکھتے ہیں کہ انصاران امام حسین علیہ السلام میں سے ایک ایک ناصر باوفا امام علیہ السلام سے اجازت لیتا اور میدان قتال میں اپنے جوہر شجاعت دکھاتا یہاں تک کہ شہید ہوجاتا تھا۔ پھر مجالس بن شبیب شاکری امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اذن طلب کیا۔ آپ کا ایک غلام تھا جس کا نام شوذب تھا۔ آپ نے اس سے کہا مَا فِی نَفْسِكَ اَنْ تَصْنَعَ کہ تیرا کیا خیال ہے اس نے کہا کہ بس یہی کہ مَا اَصْنَعُ اُقَاتِلُ حَتّٰی اُقْتَلُ نصرت فرزند رسولؐ خدا میں قتال کریں اور جام شہادت نوش کریں جناب مجالس نے کہا کہ میرا یہی گمان تھا کہ نصرت امام میں جام شہادت پیو گے۔ غرض کہ دونوں خدمت امام حسینؑ میں حاضر ہوئے۔ مجالس نے بعد اسلام کیا۔

یَا اَبَا عبد اللّٰہِ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَمْسٰی عَلٰی وجہ الارض قریبٌ وَلا بعیدٌ اَعَزَّ عَلَیَّ وَلَا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْكَ۔

خدا کی قسم کہ روے زمین پر دور و نزدیک آپ سے زیادہ عزیز و محترم اور محبوب کوئی اور نہیں ہے۔ وَلَوْ قَدَرْتُ عَلٰی اَنْ اَدْفَعَ اَتضیم لَو الْقَتْلَ عَنْكَ بِشَیْءٍ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْ دَمِی وَنَفْسِی لَفَعَلْتُ۔ یعنی کہ میں اگر کسی طرح بھی آپ سے ان دشمنوں کو دور کر سکتا تو ہرگز دریغ نہ کرتا۔ آپ یہ ہماری جان ہے۔ جو آپ پر خدا کرنا ہے بعدہ کہا السلام علیک یا ابا عبد اللہ یعنی اے حسین مظلوم آپ پر ہمارا اسلام ہو۔ گواہ رہنا کہ میں آپ کے اور آپ کے پدر بزرگوار کے دین پر ہوں۔ اور یہ ہر طریق ہماری جانیں آپ کی حفاظت کے لیے ہیں۔

بس یہ کہہ کر تلوار بکف میدان قتال میں پہنچے ربیع بن تمیم کہتا ہے کہ میں جب انہیں میدان میں آتے دیکھا تو ان کو پہچان لیا۔ کیونکہ میں پہلے سے ان کو جانتا تھا وہ کہتا ہے۔ کہ مجالس شجاع ترین انسان تھے۔ ان سے جنگ کے لیے لشکر اعداء میں سے کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ اور سب ان سے ڈرتے تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص جنگ کے لیے نہیں نکلتا آخر کار تو انہوں نے پکار اَلَا رَجُلٌ اَلَا رَجُلٌ یعنی ہے کوئی مرد میدان جو میرے مقابلہ میں آئے۔ ربیع ابن تمیم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ھٰذا اسد الاسود ھٰذا ابن شبیبٍ لَا یَخْرُجَنَّ اِلَیْہِ اَحَدٌ۔ یعنی کہ اے لشکر اعداء یہ شیر شجاعت ہے۔ یہ فرزند شبیب شاکری ہے سب خائف تھے۔ کوئی اس کے مقابلہ کے لیے نہ نکلا۔ جب پسر سعد ملعون نے یہ دیکھا تو لشکر کو شرمندہ کیا۔ اور کہا کہ چاروں طرف سے اس کو اپنے گھیرے میں لے لو۔ اور اس پر سنگ باران کرو۔ یعنی پتھر برساؤ۔ جب عابس نے یہ دیکھا تو اپنی زرہ اور خود اتار ڈالا۔ اور لشکر اعداء پر حملہ کیا۔ ان کا حصار توڑ دیا۔ لوگ لوگ متفرق و منتشر ہو گئے۔ ربیع کہتا ہے کہ بخدا میدان صاف ہو گیا تھا۔ لشکر ابن سعد میں انتشار پیدا ہو گیا تھا۔ ربیع کہتا ہے کہ میں نے مجالس سے کہا کیا تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ تم نے زرہ، خود وغیرہ اتار پھینکا۔ مجالس نے کہا کہ مولیٰ حسینؑ کی راہ سب کچھ گوارا ہے۔ غرض کہ اس گروہ نابکار نے پھر جمع ہو کر آپ کو گھیرے میں لے لیا۔ اور اس قدر پتھر برسائے کہ آپ کا بدن مبارک لہولہان ہو گیا اور آپ بالکل بے حس و حرکت ہو گئے۔ ان ملعونوں نے آپ کا سر مبارک تن سے جدا کیا۔ اور عمر ابن سعد کے پاس لے گئے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے ان کو قتل کیا ہے۔ جب نزاع زیادہ بڑھ گیا تو عمر ابن سعد ملعون نے کہا کہ ایک شخص نے

ان کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ تم سب نے مل کر ان کو قتل کیا ہے۔ ان کے بعد عبداللہ غفاری و عبدالرحمٰن غفاری امام عالیمقام کی خدمت میں دسے اور بعد سلام کہا کہ مولا اذن جہاد عطا ہوتا کہ ہم اپنی جانیں آپ پر قربان کریں۔ اس وقت ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ نے فرمایا اے فرزندان برادر تم پر گریہ کیوں طاری ہوا انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر فدا ہوں۔ پھر عرض کیا خدا قسم ہم پہ گریہ آپ کی مصیبت دیکھ کر طاری ہوا ہے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ گروہ نابکار آپ کا حصار کیے ہوئے ہے۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ خدا تم کو جزاء خیر دے۔ پھر ان کو اجازت دی۔ وہ روانہ میدان کارزار ہوئے اور اوا ایسا قتال کیا کہ لوگ داد شجاعت دینے لگے یہاں تک کروہ مارے گئے اور ان کے سر دشمنوں نے کاٹ لیے۔ پھر آپ کا غلام ترکی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو غلام سیّد سجادؑ ہے۔ ان سے اجازت طلب کر وہ غلام امام زین العابدین کی خدمت میں آیا اور سلام کرنے کے بعد اجازت طلب کی۔ اور کہا کہ میں آپ کے پدر بزرگوار کی خدمت میں گیا تھا مگر انہوں نے فرمایا کہ تجھے زین العابدین اجازت دیں گے سجادؑ امام نے اجازت دی پھر اس نے آپ سے کہا مولا کوئی تقصیر ہوگئی ہو تو معاف فرمائیں اور میری ایک آرزو ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روز قیامت مجھے نہ بھولنا بلکہ اپنی خدمت میں رکھنا۔

اس کی گفتگو سن کر اہلحرم میں گریہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں اور سب نے اس کو وداع کیا۔ میدان میں پہنچا اور مبارز طلبی کی۔ اور ادھر سید سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے خیمے کے در کا پردہ اٹھا دو کہ میں اپنے غلام سعادت مند کی جنگ دیکھ سکوں۔ وہ غلام کچھ دیر تک مقابلہ کرتا رہا آخر کار اس قوم بے دین نے ایسا حملہ